قصیدہ غوثیہ کے فوائد و برکات:

اس قصیدے کا پڑھنا قُربِ خُداوندی حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔

اس قصیدے کا وِرد قوّتِ حافظہ کو بڑھاتا ہے۔

اس قصیدے کے پڑھنے والے کو **عَربی** پڑھنے میں بصیرت (مہارت) حاصل ہوتی ہے۔

ہر مشکل اور سخت کام کے لئے **40** روز پڑھنے سے اِنْ شَآءَ الله کامیابی حاصل گی۔

ہر مرض و تکلیف سے نجات پانے کے لئے **تین** بار یا **پانچ** بار پڑھنا مُفید ہے۔

تیل پر دَم کر کے آسیب زَدہ اور جِن والے مریض کے جسم پر مَلیں، (آسیب یا جِن) دفع ہو گا۔

ظالم سے نَجات پانے کے لئے روزانہ پڑھنے سے اِنْ شَآءَ الله خلاصی نصیب ہو گی۔

(ماخوذ از: مدنی پنج سورہ، ص 265، 266)

قصیدہ غوثیہ بمع ترجمہ

(1) سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

محبت نے مجھے وَصل (قُربِ الٰہی) کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنے خمارِ محبت کو کہا کہ میری طرف آ

(2) سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ

فَھِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں بھرا ہوا جامِ محبت میری طرف دوڑتا ہوا آیا، تو میں اپنے اَحباب کی مجلس میں جامِ محبت کے خُمار سے مست ہو گیا

(3) فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اَقطاب (اَولیا کی ایک خاص قسم) سے کہا کہ تم میرے حال کے پاس آکر ٹھہر جاؤ اور داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے رفیق (ساتھی) ہو

(4) وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت اور مستحکم اِرادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرا لشکر ہو کیونکہ ساقیِ قوم (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے میرے لئے جامِ محبت کو لَبالب بھر دیا ہے

(5) شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

عشقِ حقیقی کا نشہ مجھ پر طاری ہونے کے بعد تم نے میرا بچا کُھچا جام پی لیا، لیکن میرے بلند مرتبے اور قُرب کو نہ پاسکے

(6) مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّازَالَ عَالِیْ

تم سب (اَولیا) کا مقام بلند ہے، لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے بھی اوپر ہے میری بلندی ہمیشہ رہے گی

(7) اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہِ قُربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں، ربِّ کریم نے مجھے بااختیار بنادیا ہے اور عظمت وجلال والا خُدا میرے لئے کافی ہے

(8) اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ

وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

میں سفید باز ہوں ہر ولی پر غالب ہوں (جیسے سفید باز دیگر پرندوں پر غالب ہوتا ہے)(بتاؤتو!) کون ہے جس کو مجھ جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہو

(9)كَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ خلعت (لباسِ کرامت) پہنایا جس پر عزم اور اِرادۂ مستحکم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سَر پر رکھے

(10)وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِيْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ربُّ العالمین نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع (خبر دار) کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا فرمایا

(11)وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِیْ نَافِذٌ فِیْ كُلِّ حَالٍ

مالکِ کائنات عَزَّوَجَل نے مجھے تمام اَقطاب پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حال میں جاری اور نافذ ہے

(12)فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈال دوں تو سارے دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور اُن کا نام ونشان تک نہ رہے

(13)وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مِل جائیں (کہ اُن پہاڑوں اور ریت میں بالکل فرق نہ رہے)

(14) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں تو وہ میرے راز سے بُجھ کر بالکل سَرد ہو جائے (اور اُس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے)

(15) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالِیْ

اگر میں اپنے راز کو مُردے پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے

(16) وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مہینے اور زمانے جو گزرتے اور ختم ہوتے ہیں، مگر بلا شک وشبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں

(17) وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور مجھ کو موجودہ اور آنے والے واقعات کی خبر اور اِطلاع دیتے ہیں (اے منکرِ کرامات!) جھگڑے سے باز آ

(18) مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَاتَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

اے میرے مرید! عشقِ الٰہی سے سرشار ہو اور خوش رہ اور (شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے) بولتا رہ اور جو تیرا دل چاہے کر کیونکہ میرا نام بزرگ ہے

(19)مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ

عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید! اللہ کے سوا کسی سے مت ڈر، اللہ ربُّ العزت میرا پروَرْدگار ہے

اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے

(20)طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ

وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

آسمان وزمین میں میرے نام کے ڈنکے بجائے جاتے ہیں، اور نیک بختی کے قاصد میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں

(21)بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر (اُس کی عطا سے) میرا مُلک ہیں، جو میرے حکم کے تابع ہیں

اور میرا وقت میرے دل سے پہلے ہی صاف تھا (یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی پاکیزہ تھی)

(22)نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے خُدا عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مِل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے

(23)دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں (ظاہری وباطنی) علم پڑھتے پڑھتے قُطب بن گیا اور میں نے مخلص دوستوں کے آقا ومولا عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے سعادت کو پالیا

(24)فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ مِثْلِیْ

وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

اَولیاءُاللہ کے گروہ میں میری مِثل کون ہے؟اور علم اور تدبیر کرنے میں میری برابری کون کرسکے؟

(25)رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ

وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

میرے مرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی کی وجہ سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

(26)وَکُلٌّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم مبارَک پر ہوں جو (آسمانِ رسالت کے) بدرِ کمال ہیں

(27)نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ

هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبیِّ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہاشمی، مکّی اور حجازی میرے جدِّ پاک ہیں، اِنہیں کی وِساطت (وسیلے) سے میں نے مخلص دوستوں کو پایا

(28)مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور سے مت ڈر، کیونکہ میں جنگ میں ثابت قدم اور قاتلِ اعداء (دشمنانِ خدا کو مارنے والا) ہوں

(29)اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محیُ الدین میر القب ہے اور میری بزرگی کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں

(30)اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن مجتبٰی رضی اللہُ عنہ کی اَولاد سے ہوں اور میر ارُتبہ مُخْدَعْ (یعنی ایک خاص مقامِ وِلایت) ہے، اور میرے قدم اَولیا کی گردنوں پر ہیں

(31)وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبد القادر میر امشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا جان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چشمۂ کمال کے مالک ہیں

(32)تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ

اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمایئے اور میرا سوال رَد نہ کیجئے، میری فریادرَسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمایئے۔

طالب دعا: ابو الحسن محمد ثاقب رضا الحنفی القادری